قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

خدا تعالیٰ نے اسبات کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی اُنسے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ... لیکن پھر بھی ... لوگ ... نہیں مانتے (چشمۂ معرفت ص۳۱۷)

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو +

الفضل

چندہ مقامی و خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے (معہ)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ص۶۵)

جلد ۲ | مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء مطابق ۶ صفر ۱۳۳۳ ہجری | نمبر ۸۲

مدینۃ المسیح

حضور کے حلق میں ریزش سے ابھی تکلیف ہے مگر ۲۰ دسمبر سے دو متلاشی حق شخصوں کو تبلیغ اسلام فرما رہے ہیں۔ روزانہ انکو چار گھنٹے کے قریب وقت دیتے ہیں۔ انکے اپنے مذہب کی کمزوری انسے منوا کر پھر آپ نے انکے سامنے اسلام پیش کیا اور سب سے پہلے اس سوال کا جواب دیا کہ اسلام میں نجات کا کیا طریق ہے اور ذنب استغفار انبیاء کے کیا معنے۔ ۲۲ دسمبر کو آپ نے اس سوال کا جواب دیا کہ شریعت پر عمل ہو سکتا ہے یا نہیں پھر آپ نے گناہ سے بچنے کے طریق فرمائے۔ یہ تقریریں انشاء اللہ درج اخبار ہونگی + ۲۰ دسمبر سے احباب سلسلہ کثرت سے آنے

ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ کا نتیجہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول فٹ بال ٹیم اور ہاکی

الیون دونوں فتحیاب واپس آئیں پہلے ہاکی ٹیم ایم بی سکول بٹالہ سے دس گول پر پھر اسکے بعد دو گول پر گورداسپور سے اور قابیکل

تازہ خبریں

افسوس ہے کہ شردھے پرکاش دیو جو لاہور میں برہمو سماج کے پرچارک تھے چند روز کی علالت کے بعد جمعہ کی شب کو وفات پا گئے +

پیٹروگراڈ ۱۹ دسمبر۔ گرونزر اسکولڈ کا کمانڈر جو رپورٹ سعید بھیجتا ہے بیان کرتا ہے کہ اس نے ترکی ساحل پر گشت لگاتے ہوئے بیروت کے قریب جرمن جہاز جیفہ کو گرفتار کیا اور دو ترکی جہازوں کو ڈبو دیا +

۱۹ دسمبر۔ جرمن نقصانات کی آخری چار فہرستوں سے پایا جاتا ہے کہ جرمنوں کے ۲۳ ہزار آدمی ہلاک ہوئے جرمن کو اعتراف ہے کہ صرف ایسٹری جنگ میں انکے ۳ ہزار آدمی کام آئے +

لنڈن ۲۰ دسمبر۔ مسٹر گاندھی کے ہندوستان کو روانہ ہونے کے موقع پر اعزاز میں جو الوداعی جلسہ منعقد ہوا اس میں مسٹر رابرٹس نائب وزیر ہند بھی موجود تھے جب مسٹر گاندھی جلسہ میں تشریف لائے تو انھیں ہار پہنائے گئے اور زور سے چیرز دیئے گئے +

لنڈن ۱۹ دسمبر۔ گورنمنٹ ہالینڈ تمام ملک کیلئے لازمی فوجی خدمت کا قانون پاس کرنیکی تجویز کر رہی ہے۔ اس بارہ میں مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے +

بھائی چتر سنگھ جس نے خالصہ کالج امرتسر کے ایک انگریز پروفیسر پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اور اسکے بعد سشن سپرد کیا گیا تھا۔ اسے بعد تحقیقات حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ملی ہے +

میدان جنگ سے جو زخمی ہندوستان میں واپس آئے ہیں انکی ایک اور جماعت جسمیں قریباً ۲۰ آدمی ہونگے۔ گزشتہ جمعہ کی صبح کو لاہور پہنچی اور ہسپتال میں داخل ہوئی +

۱۸ دسمبر کو صبح کے ۳ بجے ایک پسنجر ٹرین کی ۴ گاڑیاں لدھیانہ اور قلعہ رائے پور کے درمیان لائن سے اتر گئیں مگر کسی مسافر کو نقصان نہ پہنچا۔ شام تک لائن صاف کر دی گئی +

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

جنگِ یوروپ

مسئلہ خراج - مصر کی سیاسی حیثیت کی تبدیلی کا اس ترکی قرضہ پر جو خراج مصر کی ضمانت پر لیا گیا تھا کوئی اثر نہیں پڑے گا - اس خراج کی رقم مصری حکومت برابر بنک آف انگلینڈ اور دالفتشیلڈ کو ادا کرتی رہیگی -

لنڈن - ۱۹ دسمبر - فرانس نے مصر پر برطانوی حمایت کو تسلیم کر لیا ہے - اور برطانیہ کلاں نے فرانس و مراکش کے معاہدہ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۱۲ء کو برا تسلیم کرتے بننے کا اظہار کیا ہے -

لنڈن ۱۹ دسمبر - اب بیان کیا جاتا ہے کہ ہارٹل پول میں ۱۰۳ شخص ہلاک اور ۴۴۸ زخمی ہوئے تھے - اور شکار بورو میں ۱۷ ہلاک اور پچاس زخمی -

پیرس ۱۸ دسمبر - نیو پورٹ کے شمال مشرق کے ٹیلوں کے محاذ پر ہمنے کچھ زمین حاصل کی - پیرس میتن مزرعہ کے شمال میں دو جرمن اہم جوابی حملے پسپا کئے گئے برطانوی فوج نے لا منسٹر میں خفیف پیش قدمی کی علاقہ وردون میں ہمارے توپخانے نے دو وزنی بیٹریاں مسمار کیں -

لنڈن ۱۸ دسمبر - ڈارڈ نلز کا روسی قونصل (رابنا) بندرگاہ وادی غاج میں پہنچگیا ہے - وہ قسطنطنیہ میں ۳۱ دن ایک تہ خانہ میں قید رکھا گیا اور محض اطالوی سفیر کے شدید مطالبات پر رہا کیا گیا -

انگلستان کے بندر سنڈر لینڈ کے جرمن قونصل آہلس کو بجرم غداری جو سزائے موت دیگئی تھی - اپیل پر وہ منسوخ ہوگئی - عدالت اپیل نے فیصلہ کیا کہ شہادت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ملزم کا یہ فعل انگلستان کے برخلاف معاندانہ تھا -

دہلی - ۲۰ نومبر - یہ خبریں موصول ہونے پر کہ بلغ گاہ اور جدہ و مکہ کو براہ سمندر اجناس خوردنی کی آمد میں جو رکاوٹ ہے اس سے سخت تکلیف پیش آ رہی ہے - حضور وائسرائے کی سفارش پر بادشاہ سلامت کی گورنمنٹ نے یہ منظور فرما لیا ہے اگرچہ جدہ مخالف ملک کا بندرگاہ ہے لیکن ایسے ہی مخالف بنا پر جبرا رکھا جائے اور جدہ و غیرہ میں متوطنین کے باشندوں اور حجاج کی بہتری کو مد نظر رکھ کر جہازوں کو باشندوں کی ضرورت کے مطابق غلہ بندرگاہ پہنچانے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے -

دہلی - ۲۰ دسمبر - متحدہ فوج نے بنوک سنگین کئی خندقیں فتح کرکے بمقام لوماز بیٹی جو اوسٹنڈ سے آٹھ میل بجانب مغرب ہے اپنی پوزیشن مستحکم کر لی ہے روس اس وقت وسٹولا کے بائیں کنارہ کی طرف دریا زورا پر جو وارسا سے ۳۲ میل بجانب مغرب ہے قائم ہیں اور جرمن جن کو مغرب کے محاذ پر [illegible] ہے اب اسموقعہ پر اپنی کوششوں کو مجتمع کرتے معلوم ہوتے ہیں ترکوں نے بغداد کے صیشن کی کمک پہنچ جانے پر حملہ کیا مگر پسپا ہوئے -

لنڈن - ۱۹ دسمبر - ایک نامہ نگار حال میں برلن سے واپس آیا ہے اسکا بیان ہے کہ اب اہل جرمن کا انداز بالکل بدلا ہوا ہے - وہ دن بدن زیادہ افسردہ خاطر ہوتے جاتے ہیں - اور انہیں ہوائی تاخت کا بھی خدشہ ہو رہا ہے - جرمنوں کو اگرچہ ابتک بالآخر فتحیاب ہونیکا یقین ہے لیکن جنگ کی طوالت سے اکتاتے جاتے ہیں اور جزائر فاکلینڈ کی بحری شکست سے افسردگی چھا رہی ہے لارڈ کرومر ٹائمز کو لکھتے ہیں کہ برطانوی حکومت کے فیصلہ کا اب لباس یہ ہو کہ مصر کا تعلق ٹرکی سے منقطع ہو گیا ہے اور کہ یہ امر محض کھلانی ہے

مسعود دیہہ کے ساتھ اکیوآدمی جن میں چند جرمن افسر تھے ضائع ہوئے (۱۹ دسمبر)

ایمڈن کے عملہ کے جو آدمی خشکی پر اتر کر ایک اور جہاز پر سوار ہو کر بھاگ گئے تھے - انکو ایک انگریزی کوملبرڈار جہاز نے پکڑ لیا ہے (۱۹ دسمبر)

مسلمانان روس کی انجمن مجروحین کی امداد کی صورت کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے - (پیٹرو گراڈ ۱۹ دسمبر)

ڈچ بیان ہے کہ زیریہ شدید لڑائی برابر جاری ہے پیچھی جہازوں کی گولہ باری جرمن صفوں میں بربادی ڈھا رہی ہے - یہ غیر یقینی نہیں کہ متحدہ افواج اوسٹنڈ اور ریلنیز پر قابض ہو گئی ہیں البتہ انہوں نے نیو پورٹ کے قریب جگہ حاصل کر لی ہے -

لنڈن (۱۸ دسمبر) مارننگ پوسٹ نے یوڈا پیسٹ کا ایک اطلاع پہنچا ہی دہ منظہر ہے کہ کونٹ تسزا ہنگری وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کے اجلاس کے آخری دن بیان کیا کہ اگر متحدہ (جرمن و آسٹری) جنرل سٹاف نے ہنگری پر حملہ ہونیکو اہم نہ سمجھا تو آزاد ہنگری اپنے فرزندوں کو جو باہر مشغول پیکار ہیں اپنے گھروں کی حفاظت کے لئے جمع کر لینے کی تجویز سوچ لے گی - ہنگری آزاد سلطنت ہے اور آزادانہ کاروائی کرنے کی مجاز ہے - اس تقریر پر زور سے چیرز بلند ہوئے - اعلان جنگ کے وقت سے بھی زیادہ گرمجوشی کا اظہار ہوا - قیصر جوسف نے کونٹ سزا کو بلا کر اس تقریر پر ناراضی ظاہر کی مگر جب وزیر اعظم نے استعفا پیش کیا تو اسے منظور نہ کیا -

پیٹرو گراڈ - ۱۹ دسمبر - روسی بیان - دریائے زورا پر لڑائی پھیلاؤ پکڑتی گئی ہے - ہمنے کئی جرمن حملے پسپا کئے - دیگر اضلاع میں صرف ادنی معرکے ہوئے - وسٹولا کے بائیں کنارہ پر ہمنے ایک ہزار قیدی پکڑے - پرزمسل کی قلعدار فوج کا ایک بڑا دستہ لڑ بھڑ کر ہمارے صفوں میں سے باہر جانیکا راستہ نکال لینے کی کوشش کر رہا ہے یہاں ہم موافق حالات میں معرکہ آرا ہیں -

امسٹرڈم - ۱۹ دسمبر - جاری جو فوجیں کر دسنو - زاک بگزن کے محاذ سے آگے بڑھ گئی تھیں - دشمن نے انکا شدید مقابلہ کیا یا سنی دو ناجیٹ پر بھی شدید لڑائی جاری ہے - روسیوں کے عقبی دستہ نے دریا کے مغربی کنارہ پر جم کر مقابلہ کیا - پرزمسل کی فوج نے قلعہ سے باہر نکل کر حملہ کیا اور پھر اندر چلی گئی -

سیلونت کا دوسرا کمکی دستہ لنڈن پہنچگیا ہے

۲۱ - دسمبر

صوفیا - ۱۹ دسمبر قسطنطنیہ کی تازہ ترین خبریں مظہر ہیں کہ وہاں مالی صورت حال بدتر ہوتی جاتی ہے ترکی حکومت نے آخری چارہ واحد یہ دیکھا کہ پچاس لاکھ پونڈ مالیت کے کرنسی نوٹ جاری کر دیئے حالانکہ انکے مقابل اسکے قبضہ میں اس مالیت کا سونا موجود نہیں ہے - ترکوں نے جرمن نوٹوں کو بھی جبرا جاری کر دیا ہے - مالکوں کی قومیت کا لحاظ کئے بغیر دوکانوں کا مال و اسباب سرکاری تحویل میں لے لیا گیا ہے -

ٹائمز کا نامہ نگار سرو گرڈ سے لکھتا ہے کہ جرمن قیدیوں سے معلوم ہوا ہے کہ قیصر جرمنی نے حکم دیا ہے کہ وارسا کو ہر قیمت سے فتح کر لیا جاوے قیصر کے الفاظ یہ ہیں - اسوقت پولینڈ میں اختتام کار کی ضرورت ہے - منظر مغربی میں بعدہٗ جنگ کا فیصلہ کیا جاویگا -

الفضل

قادیان ۔ دارالامان ۔ مورخہ ۲۴ ۔ دسمبر ۱۹۱۴ء

جذبۂ اشتیاق

آتش فرقت محبوب نے جب گرمایا
جذبۂ شوق زیارت مجھے پھر لے آیا

چھوڑ دو چھوڑ دو دُنیا کے پھندو چھوڑ دو!!! مجھے جانے دو ہاں مجھے اپنے حبیب پیارے حبیب راج دلارے حبیب ۔ خوبان عالم سے نیارے ۔ آنکھوں کے تارے حبیب کی نگری میں جانے دو ۔ ہاں اس نگری میں جہاں خدا اپنی شان تنزیہ کے ساتھ خود نازل ہوا اور اُس نے اپنا عرش بچھایا ۔ تا تمام جہان ۔ اور جہان والے نادان اور جان پہچان والے ان تجلیات سے حصہ پائیں جو حظیرۃ القدس سے نکل نکل کر نور افزائے دیدۂ عرفان ہیں ۔ ہاں مجھے اس بستی مبارک بستی میں جانے دو ۔ جسکے غبار کے ایک ایک ذرے میں سو سو آفتاب حقیقت درخشان و تابان ہیں ۔ اور جسکے پانی کے ایک ایک قطرے میں معارف و حقایق کے بیسیوں چشمے رواں ۔ ہاں مجھے اس سرزمین میں جانے دو ۔ جہاں کے کانٹوں میں پھولوں کی مہک جھاڑوں میں سرو کی مہک ۔ تاریکی میں نور کی ضیا ۔ تاریکی میں شان کبریا ۔ میدانوں میں جنت کی جھلک ۔ گلیوں کی نگہبانی پر ملک ۔ پستی میں بلندی ۔ سستی میں ہوشمندی ۔ خوابوں میں بیداری غفلت میں ہوشیاری ۔ فنا میں بقا ۔ جفا میں وفا ۔ کفر میں نور ایمان جہل میں طور عرفان ۔ موت میں حیات جاودان ۔ رنج میں مسرت ۔ حلاوت میں مسرت ۔ خاموشی میں فریاد ۔ فریادوں میں چپ کی داد ہے ۔ ہاں ہاں مجھے وہاں جانا ہے جہاں وہ مسجد مبارک مسجد ہے جسکے بارے میں خداوند عالم نے مبارک ۔ مبارك كل امر يجعل فيه مبارك فرمایا ۔ پھر وہ مسجد ہے ۔ جو منارۃ المسیح کی حامل اور اپنی عظمت و برکت کے لحاظ سے بیت المقدس و بیت العتیق کی مساجد میں شامل ہے جہاں وہ مقبرہ بہشتی ہے جسکے بارے میں ارشاد ربانی ہے کہ انزل فيها كل رحمة ۔ مر کے تو خدا جانے کہاں دفن ہونگا ۔ مجھے جیتے جی ایکبار اس بہشت بریں سے ہو آنے دو ۔ جو خدا کے مسیح کا شہر خدا کے مسیح کا مزار خدا کے مسیح کا آرامگاہ ہے ۔ میں جاؤنگا اور ضرور جاؤنگا ۔ کیونکہ خدا ۔ ابراہیم کے خدا ۔ یعقوب کے خدا ۔ موسٰی کے خدا ۔ عیسٰی کے خدا ۔ محمدؐ کے خدا ۔ میرے مرزا کے خدا نے اس مقام کو برکت دی ۔ برکت ہی نہیں دی بلکہ ہمیشہ کے لئے اسے دارالامان ٹھیرایا ۔ اسے بیت المقدس کا قائم مقام بنایا ۔ اسمیں ایک ایسا چشمہ ہُدیٰ بہایا کہ جس کا سوتا حوض کوثر سے ملایا ۔ ہٹ جاؤ سامنے سے ہٹ جاؤ ۔ اے غولان راہ ہٹ جاؤ کہ میں تمہارے روکے سے نہیں رکونگا ۔ ٹالنے سے نہیں ٹلونگا ۔ میں جاؤنگا اور ضرور جاؤنگا ۔ یہ سبز باغ نہ دکھاؤ ۔ کہ مجھے کانٹوں میں الجھنا ہے ۔ یہ لعل و جواہر نہ بتاؤ کہ مجھے انگاروں پر لوٹنا ہے ۔ یہ قسم قسم کی مٹھائیاں نہ دکھاؤ ۔ یہ سوڈا واٹر اور جنجر نہ پلاؤ کہ میں غم کھانے اور خون جگر پینے والا ہوں ۔ بس تم مجھے نہ چھیڑو نہ ستاؤ ۔ اور مجھے جانے دو ۔ زیادہ دق کروگے تو میں اپنے نعرہ تکبیر سے تمہاری جان نکال لونگا ۔ اور اپنی ایک ہی آہ آتشیں سے تمہیں بھسم کردونگا ۔ ہاں سچ کہتا ہوں اے خبیث رو جو مجھے اپنی بھونڈی آواز نہ سناؤ ورنہ میں لاحول کا پستول چلاؤں گا اور ابھی تمہیں خاک میں ملاؤنگا ۔ دیکھو باز آؤ اپنی شرارت سے اور ڈر جاؤ میری مرارت سے کہ یہی تمہارے لئے بہتر ہے ۔ میں دیوانہ ہوں تو مجھے دیوانہ ہی رہنے دو ۔ کہ اس دیوانگی پر ہزار فرزانگی نثار ۔ میں مریض ہوں تو اس مرض کے حملے سہنے دو ۔ کہ ایسی بیماری پر لاکھوں صحتیں قربان ۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو میں جہاں جارہا ہوں وہیں جاؤنگا ضرور جاؤں گا ۔ اور ایک دُنیا کو دکھاؤں گا ۔ کہ ایسے ہوتے ہیں عاشق صادق ۔ اور یوں ہوتے ہیں اپنے محبوب کے شائق +

یاتون من کل فج عمیق کی تصدیق میں نہیں کرونگا تو اور کون کرے گا ۔ اپنے مسیحا اور اس کے اہلبیت کی الفت کا دم میں نہیں بھرونگا تو اور کون بھرے گا ۔ ہاں میں ہی اس راہ میں اپنی جان فدا نہ کر دکھاؤں گا تو اور کون کر دکھائے گا ۔ میں ہی اس کوچہ کی خاک میں اپنی خاک نہیں ملاؤنگا تو اور کون ملائے گا ایک درد ہے جس نے مجھے اُٹھایا ۔ اور ایک شوق ہے جس نے مجھے چلایا ۔ ایک جذبہ ہے جو مجھے کھینچے لئے جاتا ہے ۔ ایک جذبہ ہے جو مجھے ہمت دیئے جاتا ہے ۔ جی چاہتا ہے اُڑ کر پہنچوں ۔ اور اپنی آنکھیں محمود پیارے محمود مسیح کی یادگار محمود کے تلووں سے ملوں ۔ اسکی معرفت بھری باتیں ان مبارک لبوں سے سنوں اور سر دھنوں جنہیں خدا کے مقدس نبی نے بارہا برکت دی ۔ یہ میری آرزو ہے ۔ میری خواہش ہے یہ میری تمنا ہے جو ضرور پوری ہو کر رہے گی ۔ اب اے غول راہ تو کیوں مجھے شعل دکھا دکھا کر دھوکے میں ڈالتا ہے جب میں آثار ہاں اپنے حبیب کے چمکتے ہوئے نشان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ آگئے ہیں تو تو مجھے کیوں کہتا ہے کہ جو کچھ تو وہاں دیکھنا چاہتا ہے وہ یہاں ہے میں سراب اور آب نار اور نور میں خوب فرق جانتا ہوں ۔ اپنے کو پرائے سے یگانے کو بیگانے سے پہچانتا ہوں ۔ سحر سامری مجھ پر اثر نہیں کرسکتا کہ میں موسٰی کے معجزات دیکھ چکا ہوں ۔ یہ اپنی رسیاں تو لپیٹ لے اور ان سے مجھے نہ ڈرا ۔ کہ میں اس شخص کا فدائی ہاں اس مبارک وجود کا شیدائی ہوں جو اپنے ہاتھ میں وہ عصا رکھتا ہے جسکی شان میں تلقف مایافکون آچکا ہے ۔ میں اس مقام میں کبھی نہیں ٹھہرونگا جسمیں ملاء اعلٰے سے ایک بے شرم کے پایا جانے کی ندا آچکی ہے ۔ ہاں میں اس طرف مڑ کر بھی نہ دیکھونگا جہاں کی صبح صبح کاذب ۔ شام ۔ شام غربت ہے بس مجھے اپنے دلدار کی منزل میں جانے دو کہ جہاں اگر وہ نہیں تو اسکے آثار اس کے نشان اس کی یادگاریں مشہود ۔ اس کے پاس بیٹھنے والے اسکی کنار عاطفت میں پلنے والے اس کا کلام سننے والے اس کے حکموں پر چلنے والے موجود ہیں ۔ بس میرے لئے وہی میرے فرقت زدہ دلکو تسلی دینے والے ہوسکتے ہیں ۔ مجھے اخوان الصفا سے اختلاف کیا سُناؤگے کہ میں تو اپنے محبوب کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں اور اسی پر میری نظر ہے مجھے اور کوئی چیز دکھائی ہی نہیں دیتی اور نہ دیکھنے کی ضرورت ۔ بس میرا محبوب مجھے ملادو اور اسے دکھادو ۔ اور وہ میں جانتا ہوں جس منزل میں ہے میں جاؤنگا اور وہیں جاؤنگا ۔ جاکر اس کے مذبح عشق پر اپنی قربانی چڑھاؤنگا ۔ اور ایک عالم کو دکھاؤنگا کہ یوں مرتے ہیں مرنیوالے ۔ اور یوں حیات ابدی پاتے ہیں اغیار سے قطع تعلق کرنے والے ۔ اور یوں ساحل مراد پر اترتے ہیں اُترنے والے ۔ واللّٰہ الموفق وھو یھدی السبیل +

اطلاع

مصری بخاری شریف اور مصر کے چھپے ہوئے قرآن شریف دفتر الفضل سے مل سکتے ہیں بہت جلد خریدو ۔ تھوڑے ہیں ۔ پھر ملنے نہیں +

حضرت خلیفۂ ثانی کے ملفوظات

۲۲- دسمبر ۱۹۱۴ء

ایک شخص نے کہا کہ شریعت پر عمل نہیں ہو سکتا اور انسان کمزور ہے پس شریعت پر چلکر کوئی نجات نہیں پا سکتا۔ لہذا کفارے کی ضرورت ہے +

آپ نے اسکے جواب میں دو گھنٹے تقریر فرمائی جس کے ایک حصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے قول کو ہم خدا کے فعل سے سمجھ سکتے ہیں جیسے شریعت روحانی ہے ایسے ہی ایک شریعت جسمانی ہے پس ہم قوانین قدرت میں دیکھتے ہیں کہ ایک حد تک لغزش معاف ہوتی ہے پھر جب اس سے بڑھے تو انسان کو ضرر پہنچتا ہے اور پھر اس ضرر و نقصان کا علاج بھی ہو جاتا ہے۔ پھر ہم گورنمنٹ کی قائم کردہ یونیورسٹی کو دیکھتے ہیں کہ وہ پاس ہونے کے لئے فیصدی کچھ نمبر مقرر کر دیتی ہے۔ حالانکہ ممتحن یہ چاہتا ہے کہ امتحان دینے والے سب سوالوں کا صحیح اور کامل جواب دیں۔ اور پورے نمبر پائیں مگر پاس وہ بھی ہو جاتے ہیں جو مثلاً ایک تہائی نمبر پائیں اسی طرح بعض مضامین اختیاری ہوتے ہیں بعض لازمی سوالوں میں بھی بعض سوالات اسپلمنٹ یا زیادہ نمبروں والے ہوتے ہیں بعض کم نمبروں والے۔ بس یہی حال شریعت کے احکام کا ہے + اگر کوئی انسان تمام بجا نہیں لا سکتا تو اسکے یہ معنی نہیں کہ شریعت لعنت ہے کیونکہ تمام حکموں کو بجا لانیوالے بھی موجود ہیں اور یہی قول اسمات کا بھی ثبوت ہے کہ نجات عملوں سے نہیں بلکہ فضل سے۔ اور اسی لئے اسلام نے نجات فضل سے بتائی نہ کہ عمل سے +

خدا تعالیٰ نے گناہوں کے سورس (اصول) کو کاٹنے کے لئے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ مقرر کئے۔ جو ان احکام الٰہی کو بجا لاتے ہیں سو وہ گناہ سوز فطرت پاتے ہیں اور یہی بات صحیفۂ فطرت میں پائی جاتی ہے کہ ہر ضرر کو روکنے ہر مرض کو دور کرنے کے لئے دوا موجود ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بعض مرض لا علاج ہوتے ہیں مگر اس کا یہ نتیجہ کبھی نہیں ہوا کہ دنیا دوا ہی چھوڑ دے بلکہ اس قسم کی مشکلات کا علاج اسلام میں دعا ہے پھر آپ نے دعا کے مختلف کرشمے اور حضرت مسیح موعود کی اکثر دعاؤں کی قبولیت کے واقعات سنائے۔ اس پر اس شخص نے کہا ہم میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جنکی دعاؤں سے کئی بیمار صحتیاب ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ یوں تو ہر مذہب مدعی ہے مگر امتحان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کون خدا کی درگاہ میں مقرب ہے دیکھو ایک طالب علم کالج کے پرنسپل کے پاس جائے اور اپنی کوئی بات پیش کرے اور وہ اُسے مان لے۔ تو وہ آکر اپنے پروفیسر سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا درجہ آپ کے برابر ہے بلکہ یہ تو اسوقت معلوم ہو گا کہ کون مقرب ہے جبکہ دونوں ایک دوسرے کے متقابل آئیں اگر دس ہزار شخص بھی آپ ایسے پیش کر دیں جنکی کوئی گھبراہٹ کیحالت کی پکار منظور ہو گئی ہو۔ تو اس سے ہم پر کوئی اعتراض نہیں آسکتا۔ بلکہ ہمارے قرآن مجید کی صداقت ظاہر ہوتی ہے کہ اس میں لکھا ہے امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ ایسے لوگ تو ہر مذہب میں پائے جاتے ہیں۔ بدھوں۔ ہندوؤں اور یہودیوں میں بھی ہیں۔ ان سب سے فیصلہ کا طریق وہی ہے جو ہم مدت سے پیش کر چکے ہیں کہ کچھ ایسے بیمار لئے جائیں جن پر ڈاکٹر مایوسی کا فتویٰ دے چکے ہوں۔ اور پھر قرعہ ڈالکر بحصہ مساوی فریقین میں تقسیم ہوں۔ اور انپر دعا کیجائے پھر دیکھو کہ کس کے حصے کے مریض زیادہ صحت پاتے ہیں اسوقت معلوم ہو گا کہ کون خدا کی درگاہ میں مقرب ہے۔ اسی طرح غیب کی پیشگوئی کریں اور ہم بھی بعض ایسے امور پیش کریں جو اللہ نے آیندہ واقعات کے متعلق بتائے پھر جسکے فریق کے ساتھ خدا ہو گا وہی سچا نکلے گا۔ یہ طریق ہے سچے اور جھوٹے کے پرکھنے کا۔ اگر کچھ دعویدار دنیا میں موجود ہیں۔ تو وہ کہاں چھپے بیٹھے ہیں۔ ہم تو مدت سے انعامی اشتہار اور اعلان شائع کر چکے ہیں۔ مگر کوئی مرد میدان نہیں نکلا۔ اگر آپ کے علم میں ایسے لوگ ہوں تو انھیں ہمارے چیلنج سے آگاہ کریں۔ اور وہ مقابل پر آئیں پھر دیکھیں کہ اللہ کس کے ساتھ ہے اور کس پر وہ راضی ہے +

نو مبائعین

ماسٹر عبد الرحیم صاحب نوشہرہ	بختاور صاحب ضلع منٹگمری
شیخ محمد قمر الدین صاحب لاہور	مسماۃ بڈانی ״
حیات صاحب بیولاڑی	نصر اللہ خان صاحب الور
میاں محمد دین صاحب داتہ زید کا	سردار خان صاحب ״
اہلیہ صاحبہ عبد الغفار صاحب وزگام کشمیر	والدہ صاحبہ ״ ״

جماعت احمدیہ کی خدمت میں التماس اور خواجہ صاحب کی چٹھی کا جواب

یہ دو اشتہار جو حال کی تفرقہ اندازی کی بیجا کوشش کے رد میں لکھے گئے ہیں جن صاحبوں کے پاس پہنچے ہیں وہ ضرور اپنے قرب و جوار میں تقسیم کر دیں اور جنکو نہیں پہنچے اور وہ دیکھنا چاہیں۔ محصول ڈاک کیلئے ٹکٹ بھیجکر مفت دیکھ سکتے ہیں +

نماز انگریزی میں

دوبارہ چھپ کر آگئی ہے۔ ایسے طور پر نماز کے مسائل اور اسکی فلاسفی سمجھائی گئی ہے کہ ایک طور پر تبلیغ اسلام کا کام بھی دے جائے۔ قیمت ۱ر دفتر ترقی اسلام سے ملیگی +

مدینۃ المسیح

اس عنوان سے ایک نہایت لطیف اشتہار لاہور سے قاضی فضل کریم صاحب لنڈہ بازار۔ نولکھا نے شائع کیا ہے۔ جسمیں قادیان کو جو شرف لاہور پر حاصل ہیں۔ انھیں بہت وجاہت سے لکھا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ محصول ڈاک بھیجکر یہ اشتہار منگوائیں اور تقسیم کریں +

جنازہ غائب

مولوی احمد الدین صاحب مدرس عربی گورنمنٹ ہائی سکول فیروزپور شہر سابق مدرس گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ ضلع شاہ پور بعارضہ تپ محرقہ دس روز بیمار رہ کر مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۱۴ء مطابق ۱۶ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ وقت چھ بجے صبح اس جہانِ فانی سے جہانِ جاودانی کو انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درخواست ہے کہ احباب جنازہ غائب پڑھیں +

صرف فصاحت کچھ نہیں

کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ اثنائے گفتگو میں ایک غیر احمدی دوست نے ظاہر کیا کہ تمہاری جماعت میں فلاں صاحب بڑے لائق اور اعلیٰ لیکچرار ہیں۔ بلکہ مرزا صاحب سے بھی اچھی تقریر کرتے ہیں میری رائے میں اگر وہ مولوی نور الدین صاحب کی جگہ خلیفہ مقرر کئے جاتے تو بہتر تھا۔ ایک غیر احمدی کی زبان سے جو دینی علوم سے بے بہرہ ہو۔ اس قسم کے کلمات نکلنا چنداں تعجب انگیز نہیں۔ مگر چند روز ہوئے۔ ایک احمدی دوست نے بھی گول مول الفاظ میں اسی طرح کا خیال ظاہر کیا۔ عام طور پر مسلمان دین سے بیخبر ہیں۔ قرآن شریف کو جو مفید علوم کا خزانہ ہے تقریباً بالکل ہی اور جس کا پڑھنا فرائض میں داخل ہے انہوں نے ترک کر دیا ہے قلیل حصہ جو پڑھتے ہیں وہ مطلب سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مگر کس قدر افسوس ہے کہ بعض احمدی احباب بھی جنکو دعوےٰ ہے کہ وہ دینیات کو خوب سمجھتے ہیں بعض اوقات اپنی تمنا کی پیروی میں حقیقت الحال سے غافل ہو جاتے ہیں اور نہایت بدیہی واقعات اور نظائر بھول جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی اس شخص کے حق میں فصیح البیان ہونے کی سند ہے مگر عوام الناس میں ایمان اور تقوےٰ پیدا کرنیکے لئے محض فصاحت کافی نہیں بلکہ بعض حالات میں فصاحت کسی کام نہیں آتی۔ جیسا حضرت ہارون علیہ السلام کا واقعہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے التجا کی۔ کہ اے خداوند عالم میری زبان نہیں چلتی۔ ہارون مجھ سے زیادہ فصیح ہے۔ ازراہ کرم اسکو میرا وزیر مقرر کر دیں تاکہ میرا بازو مضبوط ہو ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی فارسل الی ہارون۔ الشعراء۔ واخی ہارون ھو افصح منی لسانا فارسلہ معی ردا یصدقنی انی اخاف ان یکذبون۔ القصص۔ واجعل لی وزیرا من اھلی ہارون اخی اشدد بہ ازری۔ مگر جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے اور قوم کو ان کے سپرد کر گئے تو قوم بگڑ گئی اور بت پرستی کی طرف مائل ہو گئی وہ انکو سنبھال نہ سکے اور انکی فصاحت انکے اعتقادات کو مضبوط کرنا تو ایک طرف قائم بھی نہ رکھ سکی۔ آخر انہیں تجویز کرنی پڑی کہ ان کے عیوب سے چشم پوشی کرکے جس طرح ہو سکے وقت گزاروں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام واپس آکر خفا ہوئے کہ تم نے میری غیر حاضری میں اچھی خدمت نہیں کی۔ قال یا ہارون ما منعک اذ رایتہم ضلوا الا تتبعن افعصیت امری۔ طہ۔ اب دیکھئے ہارون علیہ السلام کا فصیح البیان ہونا مسلم ہے مگر واقعات نے بتا دیا کہ اپنی اصلاح کے لئے محض فصاحت کچھ فائدہ نہیں دیتی اصل میں ایک قوم جب بگڑتی ہے اور محتاج اصلاح ہو جاتی ہے تو وہ کچھ بہائم سے مشابہت پیدا کر لیتی ہے اور انہیں بری بھلی طرح کھا کر کھانے پینے کے سوا ئے اور سروکار نہیں ہوتا۔ اسوقت ضروری ہوتا ہے کہ انکو انسانیت سکھائی جائے انمیں اعلیٰ اخلاق پیدا کئے جائیں علاوہ بریں روحانیت کی طرف متوجہ کرکے باخدا انسان بنایا جائے ان میں ایمان اور اتقا پیدا کیا جائے ایمان اور عمل کی خرابیوں کو دور کرکے انکے نفس کا تزکیہ کیا جائے اس قسم کی اصلاح کے لئے محض فصاحت بیکار ہے۔ آج تک کسی فصیح البیان شخص نے دینداری قائم کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیشتر اور آپ کے زمانہ میں بڑے بڑے لائق فائق تجربہ کار اور فصیح اور بلیغ تقریر کرنیوالے موجود تھے اور اب بھی ہیں مگر یہ اظہر من الشمس ہے اور محتاج تشریح نہیں کہ وہ دینداری میں قوم کی مطلقاً اصلاح نہیں کر سکے میں مانتا ہوں کہ سامعین فصیح و بلیغ تقریر سے خوش ہو جاتے ہیں اور گھڑی بھر کے لئے واہ واہ کرتے ہیں مگر کیا کبھی انکے دل پر دیرپا اثر ہوا ہے۔ اور کبھی انہوں نے عمل میں تبدیلی واقع کر لی ہے ہرگز نہیں وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ فصیح البیانی سرداری اور پیشوائی کا معیار ہے غلطی پر ہیں اور انہیں بہت جلد اس سے توبہ کر لینی چاہیئے۔ دینی اصلاح کے لئے ضرورت ہے علم و فضل کی۔ ایمان و اتقا کی۔ حوصلہ کی۔ استقامت کی اور اخلاص کی۔ اور یہ صفات اسوقت واضح طور پر نمایاں ہوتے ہیں جب انسان پبلک میں آتا ہے وہ فصیح البیان شخص جس کی نسبت گفتگو شروع کی گئی کئی سالوں سے پبلک میں آچکا ہے اسکو علم و فضل کا دعویٰ نہیں مسیح موعود اور حضرت خلیفہ اول نے کبھی اسکو امتیاز نہیں دیا اور نہ جماعت نے تسلیم کیا باقی رہی ایمان [illegible] ات سو وہ ایمان جسکو وہ ذریعہ نجات سمجھتا ہے اسکو کھلے طور پر پیش نہیں کر سکتا ڈرتا ہے کہ اگر میں اسکا ذکر کروں تو غیر احمدی مداحین میرے گرد و پیش سے الگ ہو جائینگے۔ اور ولایت میں احمد اور احمدیت کے ذکر کو سم قاتل قرار دیتا ہے العجب! وہ دینی تحفہ جس کو وہ اپنے لئے تریاق تصور کرتا ہے دوسروں کے لئے کیونکر زہر کا حکم رکھتا ہے۔ کیا دین اسلام ایسا ہی ہے کہ ایک گروہ کے لئے مفید اور دوسرے کے لئے مضر ہو۔ کیا انی رسول اللہ الیکم جمیعا کے یہی معنے ہیں اور ان الدین عند اللہ الاسلام اسی کو کہتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ پس اگر یہ حقیقی اسلام ہے تو غیروں کے سامنے پیش کرنے سے احتراز کیوں ہے؟ کیا اسلئے کہ لوگ آتے نہیں سنتے نہیں اسلام سے ناواقف ہیں اسلئے ضروری ہے کہ پہلے انہیں اسلام کھایا جائے جب وہ مسلمان ہو جائیں تو پھر انکو احمدیت کی طرف مائل کیا جائے مگر یہ قیاس غلط ہے آجتک اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ دیکھو جب تک ایک بات عمل میں نہ آئے اسکے مخالف یا مطابق جس طرح چاہیں دلیل بنا سکتے ہیں۔ مگر جب ایک امر وقوع میں آجائے تو پھر اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کئی سالوں سے ہمارے سامنے ہر دو طریق جاری ہیں۔ ایک کھلی احمدیت کی تبلیغ اور دوسری پیچدار پولیسی کی۔ اول الذکر کے ذریعے ہزارہا لوگ سلسلہ بیعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ جس سے سلسلہ کو ہر طرح تقویت پہنچی ہے۔ مگر مؤخر الذکر سے تاحال فائدہ حاصل نہیں ہوا شاید کسی کے ذہن میں ولایت کے نومسلم ہوں۔ مگر ہر ایک احمدی کا تو یہ ایمان ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ جس سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ پس جب وہ احمدی نہیں تو حقیقی مسلمان کہاں ہوئے اور جب انکو اس اسلام کے ذریعے نجات نہیں مل سکتی تو نتیجہ میں انکا عیسائی اور مسلمان ہونا برابر ہے۔ یہ ایک باریک اور لمبی بحث ہے کہ آخر کار دوزخ سے سب نجات پا جائینگے اور بہرحال مسلمان غیر مسلم سے پیشتر رہائی پائینگے آخرت کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ مسلمان دیگر اقوام سے ہم سے نزدیک تر ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ دنیا میں انکے مسلمان ہونے نے جکو کیا فائدہ دیا ویسے مسلمان تو اب بھی کروڑہا ہیں مگر حضرت مسیح موعودؑ

فرماتے ہیں کہ وہ دنیا اور آخرت میں تب ہی فلاح پاسکتے ہیں جب نئے سرے سے پھر مسلمان ہوں۔ ع مسلماں را مسلماں باز کردند کے نکتہ کو یاد رکھو۔ یہ ولایتی مسلمان ظاہرہ صورت میں ایسے ہیں کہ ذراسی ابتلا آنے سے پھسل سکتے ہیں۔

غرض پالیسی کا اصول غلط ہے۔ اب تک اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تو آئندہ کیا امید ہو سکتی ہے اصل میں اس پالیسی سے غرض صرف یہ معلوم ہوتی ہے کہ عوام الناس مدح اور تعریف کریں اور ان سے روپیہ حاصل ہو۔ یہ غرض ظاہرہ حاصل ہے مگر اس سے دینی فائدہ یعنے وہ فائدہ جس کے لئے مسیح موعود مبعوث ہوئے نہیں مل سکتا وہ فائدہ یہ ہے کہ دنیا میں حقیقی اسلام یعنے احمدیت پھیلے یہی وجہ ہے کہ علیحدہ جماعت قائم کی گئی ورنہ کوئی ضرورت نہیں تھی کہ خویش و اقربا سے علیحدگی اختیار کی جائے انکے طعن و تشنیع برداشت کیے جائیں اور طرح طرح کی تکالیف اٹھائی جائیں۔

رہی استقامت۔ سو ظاہرہ نظر میں پالیسی کے اصول پر چلنے والے بڑے مستقل مزاج معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو روز روشن کی طرح کھلجاتا ہے کہ یہ استقلال نہیں بلکہ ضد ہے حضرت مسیح موعود نے اس طریق کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ حضرت خلیفہ اول نے اسکو پسند نہیں کیا۔ حضرت خلیفہ ثانی تو اسکو کوشش فضول قرار دیتے ہیں اور کثیر حصہ جماعت نہ اس اصول پر عامل ہے اور نہ اسکو خیالی طور پر ہی ترجیح دیتا ہے پھر ان سب کے خلاف اسی راستہ پر چلے جانا ایک ضد ہے نہ کہ استقلال۔ اور یہ قابل ستائش نہیں حضرت غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ استقامت یہ ہے کہ انسان اپنے حظ نفس سے دست بردار ہو جائے پس جو شخص اپنی تمنا کی پیروی کرتا ہے وہ راہ راست پر نہیں

اخلاص کی تعریف حضرت موصوف نے یہ کی ہے اخلاص یہ ہے کہ تمہارے سب اعمال اللہ تعالےٰ کے لئے ہوں۔ اور تمہارا دل لوگوں کی تعریف کرنے سے خوش نہ ہو کیونکہ [illegible] خلق کی تعظیم کرنے سے ریا پیدا ہوتا ہے مگر یہاں جو پالیسی اختیار کی گئی ہے اسکا مطلب ہی یہی ہے کہ لوگ خوش ہوں اور تعریف کریں اس [illegible] نہیں کہ وعظ و نصیحت [illegible]

ہی احسن کے اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے مگر اسکے یہ معنی نہیں کہ تقریر اور تحریر میں احمدیت اور اسکے قائم کرنیوالے کا نام ہی نہ آئے بلکہ یہ کہ انکا ذکر احسن پیرائے میں حسب موقعہ و مزاج کیا جائے۔

صفات مذکورہ کے علاوہ دینی امارت کیلئے ایک اندرونی جوہر کی ضرورت ہے جو دل میں مضمر ہوتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور ضرورت کے وقت قوم کی گردنیں اس شخص کے آگے جھکا دیتا ہے جو اس کے لائق ہوتا ہے۔ مومنوں کے گروہ کا کثرت سے ایک امر کو اختیار کرنا اور دوسری سے بچنا ہی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک کی قبولیت اور دوسری کے رد کی شہادت ہے اگر اس اصول کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر کوئی دلیل ہمارے ہاتھ میں نہیں رہتی جس سے خلافت راشدہ کو منجانب اللہ اور حق پر سمجھا جائے۔ حالانکہ انکا منجانب اللہ اور حق پر ہونا جملہ فرقہ ہائے اسلام میں خصوصاً شیعوں کے مسلم ہے اور صوفیاء کے تمام گروہ اپنا سلسلہ انہی چاروں خلفاء تک ختم کرتے ہیں جس سے انکی دینی خلافت پر مہر لگتی ہے اور بعض لوگوں کا یہ خیال کہ انکی خلافت محض دنیوی خلافت تھی جو سلطنت کے رنگ میں تھی غلط ثابت ہوتا ہے۔

غرض دینی پیشوا ہونے کے لئے نہ انگریزی کی شرط اور نہ محض فصاحت کارآمد جو فصیح البیانی پیش کیجاتی ہے اس سے ابھی تک سلیمان دان اور سوز و حق سکیں احمدیت کے مفید مطلب کوئی فائدہ حقیقی تھا۔ پہلے ہی بہتیرے اخبار اور رسالے نکلتے ہیں (ولایت میں ایک ماہوار اور ایک ہفتہ وار رسالہ ہماری رہا ہے) سکول اور کالج بنے ہوئے ہیں علیگڈہ کالج۔ ندوۃ العلماء۔ مدرسہ دیوبند۔ مدرسہ الہیات کانپور جن میں دینی اور دنیوی تعلیم دی جاتی ہے مگر ان سے کیا حاصل ہوا۔ جواب اشاعت اسلام کالج سے ہوگا جب تک احمدیت کی تعلیم نہیں ہوگی۔ کچھ نہیں ہو سکتا

جگت علی سکیرٹری انجمن احمدیہ شملہ

دعوت الی الخیر

(بنگال میں تبلیغ احمدیت)

حافظ روشن علی صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے جوان پور میں تبلیغ کرنیکے بعد ایک گاؤں جنگلی میں گئے اور وہاں کے مولویوں کو گفتگو کرنے کے لئے بلایا گیا اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ نہ آسکیں تو ہم آپکی خدمت میں حاضر ہو جاتے ہیں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ ہم گفتگو نہیں کرنا چاہتے۔ اس سے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا حافظ صاحب نے حاضرین کے سامنے اردو میں تقریر کی جسکا ترجمہ مسٹر مبارک علی بنگالی میں کرکے انکو سمجھاتے تھے اور لوگوں نے بڑی توجہ اور غور سے تقریر کو سنا مسٹر مبارک علی صاحب کی بیوی۔ والدہ اور ہمشیرہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں مسٹر مبارک علی صاحب کے رشتہ دار ایک اور گاؤں میں رہتے تھے وہاں گئے تو ذاکر محمد صاحب جو کہ ان کے رشتہ دار ہیں۔ اور جو گاؤں میں ایک معزز اور با اثر آدمی ہیں وہ وہاں کے مولوی کو زور دیکر گفتگو کرنیکے لئے لائے۔ حافظ صاحب سے اس مولوی نے وفات مسیح پر بات چیت کی۔ لیکن حافظ صاحب کے دلائل سے وہ بالکل خاموش ہو گیا اور مجلس سے اٹھکر چلا گیا حاضرین پر اس سے بہت اثر ہوا۔ اور مولوی اکرام علی صاحب جو ذاکر محمد صاحب کے لڑکے ہیں۔ ان پر تو ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ اسی وقت لوگوں کو احمدیت کی تبلیغ کرنے لگ گئے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس جلسہ میں ایسی کامیابی عطا فرمائی۔ کہ ۱۲۔ اشخاص نے جنکے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں اسی وقت بیعت کی درخواست کی۔ (۱) ذاکر محمد صاحب (۲) اکرام علی صاحب (۳) کاظم الدین صاحب (۴) عباس علی صاحب (یہ تینوں مؤخر الذکر ذاکر احمد کے لڑکے ہیں) (۵) ظہیر الدین صاحب (۶) حسن صاحب برادر زادہ ذاکر محمد صاحب (۷) ذاکر محمد صاحب کی بیوی (۸) اکرام علی صاحب کی بیوی (۹) کاظم الدین صاحب کی بیوی (۱۰) عباس علی صاحب کی بیوی (۱۱) ذاکر محمد صاحب کی لڑکی۔ ۱۲۔ ۱۳۔ دو اور عورتیں (۱۴) ذاکر محمد صاحب کے سب سے چھوٹے لڑکے نے بھی بیعت کی۔ یہ تو ان اشخاص کے نام ہیں۔ جو کہ عاقل و بالغ ہیں۔ ان کے علاوہ انکے چھوٹے چھوٹے بچے بھی بیعت میں شامل ہوئے جو کہ ابھی نابالغ ہیں۔

خدا تعالےٰ ہمارے مبلغین کو اپنے فضل و کرم سے اور بھی کامیابی عطا فرماوے۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

جو امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۱۵ دسمبر ۱۶ء کو دیا

یاایھا الذین اٰمنوا لایسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن

اس زمانہ میں سنجیدگی اور صداقت بہت کم ہوگئی ہے اور یہی وہ دو چیزیں ہیں۔ جن پر انسانی ترقی کی پہلی اینٹ رکھی جاتی ہے۔ گویا روحانی ترقی کے لئے یہ بنیادیں ہیں۔ مگر افسوس کہ یہی دونوں چیزیں اس وقت دنیا سے مفقود ہو رہی ہیں اور جب بنیاد ہی نہ ہوگی تو عمارت کہاں تیار ہو سکیگی۔

ہنسی تمسخر اور ٹھٹھے کی ابتداء ہمیشہ تکبر سے پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کا انجام بھی ہمیشہ منافقت اور تکبر ہی ہوتا ہے قرآن شریف میں جہاں خدا تعالیٰ نے لوگوں کے فتنہ اور فساد کے مٹانے کے لئے احکام بیان فرمائے ہیں۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی سے ہنسی اور تمسخر نہ کرو۔ کیونکہ اس سے انسان صرف اوروں کو ہی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ اس میں بھی تکبر اور نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں تمسخر اور ہنسی کا لازمی نتیجہ ہیں۔ جو کہ انسان کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں دوسرے سے انسان اسی وقت تمسخر کرتا ہے جبکہ اسے حقیر اور اپنے سے کم درجہ پر سمجھتا ہے۔ ورنہ کوئی انسان یہ جرأت کبھی نہیں کر سکتا کہ اپنے سے معزز انسان کو بھی مخول کرے۔ اس لئے جب کوئی مخول کریگا تو اسی سے کریگا۔ جس کو وہ اپنے سے کمتر سمجھے گا۔ اور یہ ایسی بات کا کافی ثبوت ہے کہ جس سے کوئی تمسخر کرتا ہے۔ اس کو اپنے سے چھوٹا سمجھتا ہے۔ اور یہ اس کے تکبر اور خود پسندی کی علامت ہے۔ یا وہ انسان کسی سے تمسخر کرتا ہے جو صاف اور سیدھی بات کرنے کی جرأت نہیں رکھتا۔ جس کا انجام نفاق ہوتا ہے۔ لوگوں میں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ہنسی اور مخول کی عادت پھیلتی جاتی ہے لیکن جو انسان اس عادت بد کو نہیں چھوڑتا اُسے بہت بڑا خمیازہ اُٹھانا پڑتا ہے جو انسان تمسخر کرتا ہے۔ گو ابتداء میں اس میں تکبر اور بڑائی نہ بھی ہو تو ہوتے ہوتے وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگ جاتا ہے یا اس میں سے حق گوئی کی جرأت جاتی رہتی ہے۔ اور اس میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کیوں کسی سے ہنسی اور مخول کرتے ہو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ خدا کے نزدیک کون بڑا اور کون چھوٹا ہے۔ درحقیقت بڑا تو وہی ہے جو اللہ کے نزدیک بڑا ہے۔ اور چھوٹا وہی ہے جو اللہ کے حضور چھوٹا ہے۔ اگر کوئی انسان عمدہ کھانا کھا رہا ہو۔ اور اس نے بہت اعلیٰ پوشاک پہنی ہوئی ہو۔ بڑا خوبصورت ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہو تو وہ ذلیل ہی ہوگا۔ اور خواہ کوئی ساری دنیا کا بادشاہ بھی ہو تو بھی وہ معزز نہیں ہو سکتا۔ وہ انسان جس کے سر پر تلوار لٹک رہی ہو۔ کیا اس کو کوئی عیش و آرام بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ساری دنیا پر بھی حکومت کرتا ہو۔ لیکن اسے یہ خیال ہو کہ مرنے کے بعد مجھ سے بدترین معاملہ کیا جائے گا۔ اور مجھے ایک ایسے دربار میں ذلیل اور رسوا کیا جائے گا۔ جہاں میرے باپ۔ دادا اور بیٹے بیٹیاں سب رشتہ دار موجود ہوں گے۔ اور میرے اس ناز و نعمت میں پلے ہوئے جسم کو آگ میں ڈالا جائیگا۔ تو ایسے شخص کی زندگی کہاں سکھ اور آرام کی زندگی ہو سکتی ہے ایک شخص جس کو صلیب پر لٹکایا جاتا ہو۔ اس کو اگر عمدہ سے عمدہ کھانا لاکر دیا جائے۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ پوشاک پہنائی جائے تو اُسے کہاں مزا آسکتا ہے۔ کیوں۔ وہ تو جانتا ہو کہ یہ کھانا ابھی مجھے ہضم نہیں ہونے پائے گا کہ میری جان نکل جائے گی۔ اور یہ کپڑے ابھی میلے بھی نہ ہو سکیں گے کہ میری رُوح جسم سے جُدا ہو جائے گی۔ اسی طرح وہ انسان جس کی زندگی بدکاری میں گذرتی ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ مجھے مرنے کے بعد سخت سزا ملے گی۔ اس کی بھی ایسی ہی زندگی ہے جس کے سر پر تلوار کھینچی ہوئی ہو۔ اور وہ خوراک کھا رہا ہو۔ اور پوشاک پہن رہا ہو۔ ایسے دیکھنے والا تو یہی سمجھے گا کہ عمدہ کھانا کھا رہا ہے اور اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہے لیکن اس آدمی سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اس کی کیا حالت ہے پس بڑائی اسی کی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ دے۔ خود اپنے منہ سے کوئی بڑا نہیں بن سکتا۔ تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور صداقت اور سنجیدگی میں ترقی کرو۔ تمسخر اور ہنسی کو چھوڑ دو۔ ایک مذاح ہوتا ہے وہ الگ بات ہے۔ اس میں اور تمسخر میں بہت بڑا فرق ہے۔ تمسخر دوسرے کو ذلیل سمجھ کر اور اسے ذلیل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ لیکن مذاح میں کسی کی حقارت اور اس کا برا ظاہر کرنا مدنظر نہیں ہوتا۔ انسان کی طبیعت میں ہنسی اور رونا دونوں باتیں رکھی گئی ہیں۔ کبھی انسان ہنستا ہے اور کبھی روتا ہے مذاح بھی ہنسی کا ایک طریق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہنسی تو ہم بھی کر لیتے ہیں مگر اس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس ایک بڑھیا آئی۔ اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں کیا جنت میں جاؤنگی۔ آپ نے فرمایا بڑھیا تو کوئی جنت میں نہیں جائے گی۔ وہ یہ سن کر رو پڑی آپ نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ دنیا میں جو بوڑھے ہیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ بلکہ یہ تھا کہ جنت میں سارے جوان ہو کر جائیں گے۔ ایک دفعہ آپ کھجوریں کھا رہے تھے۔ اور صحابہ بھی ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ گٹھلیاں (حضرت) علی رضؓ کے آگے رکھتے جاؤ۔ جب کھا چکے۔ تو آپ نے حضرت علی کو فرمایا کہ تمہارے آگے سب سے زیادہ گٹھلیاں ہیں کیا تم نے سب سے زیادہ کھجوریں کھائی ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ میں گٹھلیاں پھینکتا گیا ہوں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جن کے آگے گٹھلیاں نہیں وہ ان کو بھی کھا گئے ہیں۔ ایک دفعہ ایک صحابی کھڑا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے آکر اُس کی آنکھیں بند کر لیں۔ اس صحابی نے اپنے ہاتھ سے آپ کے نرم اور ملائم ہاتھوں کو پہچان لیا۔ اور وہ آپ کے کپڑوں سے اپنے کپڑوں کو ملنے لگ گیا۔ آپ نے سمجھ لیا کہ اس نے پہچان لیا ہے فرمایا کہ کیا کوئی اس کو مول لیتا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ کون مول لے سکتا ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا تم بے شمار قدر اور قیمت کے ہو۔ تو ایک نبی اپنی اُمت کے لوگوں سے ایک خلیفہ اپنی جماعت سے ایسی باتیں کر سکتا ہے اور کرتے ہوئے شرماتا نہیں۔ مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ لا یسخر قوم من قوم کہ تمسخر نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مذاح اور ہے اور تمسخر اور۔ کیونکہ اگر ایک ہی ہوتا۔ تو صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ سکتے تھے کہ آپ تو خدا تعالیٰ کا ہمیں حکم سناتے ہیں۔ اور پھر آپ کس طرح ایسا کرتے ہیں۔ تو آج بھی خدا تعالیٰ کا یہ حکم ویسی ہی قدر و منزلت رکھتا ہے۔ تمسخر میں کسی کی حقارت اشارتاً یا کنایتاً مدنظر ہوتی ہے۔ جو کہ مومن کی شان سے بعید ہے کیونکہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ پھر ہمارے لئے تو بہت ہی خوف اور ہراس کے دن ہیں۔ ہمیں کس طرح ہنسی اور مخول سوجھ سکتے ہیں۔ جو مصیبت کے دن اس وقت اسلام پر آئے ہوئے ہیں۔ ان سے بڑھ کر اور کونسے دن آئینگے۔ کہ اس وقت بھی کوئی تمسخر کی طرف متوجہ ہو۔ ایسی حالت میں

* (جس سے بگڑ کر مذاق بن گیا)

میں ان باتوں کی طرف متوجہ ہونا سنگ دلی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ آج کل چونکہ ساری دنیا میں مخول اور ہنسی کا رواج ہوگیا ہے۔ اور بہت زوروں پر ہے۔ اس لئے بعض مومن بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ لیکن ہر ایک مومن کو چاہئے کہ جہاں تک بھی جلدی ہوسکے اس کو ترک کردے۔ ممکن ہے کہ ایک انسان کے کپڑوں پر ایسی جگہ گذرتے ہوئے جہاں اوپر سے کیچڑ پھینکا جارہا ہو۔ کچھ چھینٹے پڑ جائیں۔ لیکن تم کیا جانتے ہو کہ اس وقت وہ کیا کرتا ہے وہ فوراً اپنے کپڑوں کو دھوڈالتا ہے۔ اسی طرح مومن کو چاہئے کہ اسپر ہنسی اور مخول کی گندگی کے کچھ چھینٹے اڑ کر پڑ گئے ہوں تو وہ بہت جلدی ان کو دور کردے۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک وصاف کرلے ٭

پس تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ ہنسی اور تمسخر کو بکلی چھوڑ دو۔ بہت غم اور رنج کا وقت ہے۔ اپنے اعمال میں تبدیلی کرلو۔ کیونکہ یہ تکلیفوں کے دن ہیں۔ اگر اللہ چاہے۔ تو تم پر خوشی کی حالتیں بھی آجائیں گی۔ مگر تمسخر کسی وقت بھی نہیں کرنا ہوگا۔ تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرکے آنے والے انعامات کا اپنے آپ کو مستحق بناؤ۔ خدا تعالیٰ تم سب کو توفیق دے کہ تم کسی بھائی کی تحقیر نہ کرو۔ خواہ تمہیں اس میں کیسے ہی نقص نظر آتے ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنے احکام کی تعمیل کرنے کی ہمیں توفیق دے۔ اور ہم اپنے مرنے سے پہلے پہلے اسلام کی ایسی حالت دیکھ لیں کہ ہماری موت خوشی کی موت ہو ٭

فہرست کتب مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

نام کتاب	زبان	قیمت
انوار الاسلام۔ عبداللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونے کی تفصیل و رد عیسائیت۔	اردو	۴ر
کتاب البریہ۔ سوانح عمری حضرت اقدس و چند پیشگوئیوں کا پورا ہونا۔	"	عہ ر
ایام الصلح۔ دعویٰ مع دلائل و پیشگوئی طاعون	"	۸ر
استفتا و لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا۔	"	۱ر
کرامات الصادقین۔ تفسیر سورہ فاتحہ	عربی	۸ر
نور الحق حصہ اول و دوم رد عیسائیت و پیشگوئی کسوف و خسوف رمضان کا ثبوت	عربی مترجم اردو	۱۴ر
سراج منیر۔ چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل۔	اردو	۴ر
حقیقۃ المہدی، آئینوالامہدی مصلحکار یا خونی	"	۱ر
ازالہ اوہام حصہ اول و دوم۔ جواب مخالفین وفات مسیح موعود و حقیقت دجال یاجوج ماجوج و تفسیر چند آیات۔	"	۱۲ر
فتح اسلام۔ بیان دعوٰے خود و ذکر پنج شاخ	"	۲ر
توضیح مرام حقیقت نزول ملائکہ و تفسیر چند آیات	"	۲ر
قادیان کے آریہ اور ہم۔ رد آریہ۔	"	۳ر
حقیقۃ الوحی۔ جس میں ۲۰۸ نشانات نصرت جدید انواع موجود ہیں اور الہام اور وحی کی تشریح۔	بے جلد	للعہ ر
	مجلد	للعہ ر
چشمہ معرفت	بے جلد اردو	عہ ر
" "	مجلد	سے ر
نزول المسیح	اردو	۴ر
براہین احمدیہ حصہ پنجم۔	"	۱۲ر
" " " "	مجلد	۱۴ر
حجۃ اللہ۔ رد شیعہ وغیرہ۔	عربی مترجم اردو	۲ر
دافع البلاء۔ طاعون سے بچنے کا طریق و جواب بعض اعتراضات۔	اردو	۱ر
ضیاء الحق۔ رد عیسائیت بجواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبداللہ آتھم عیسائی	"	۲ر
نشان آسمانی۔ گذشتہ اولیاء کی پیشگوئیاں مسیح موعود کے لئے۔	"	۲ر
سر الخلافہ۔ رد شیعہ	عربی	۸ر
آریہ دھرم۔ رد آریہ۔	اردو	۴ر
اعجاز احمدی مباحثہ موضع مدکاؤکر اور امرتسری فاضل مولوی ثناء اللہ کو تحدی۔	عربی مترجم اردو	۳ر
کشتی نوح۔ طاعون سے بچنے کا طریق اور احمدی تعلیم کی تفصیل۔	اردو	۲ر
خطبہ الہامیہ۔ قربانی کی اصل حقیقت و ثبوت دعویٰ خود و تفسیر چند آیات۔	عربی مترجم فارسی اردو	عہ ر
تحفہ گولڑویہ۔ مفتری و ساوقریں یا او متیانم	اردو	۱۰ر
الہدیٰ۔ اخبار المنار کا جواب اسکو تحدی	عربی مترجم اردو	۹ر
تریاق القلوب۔ چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل	"	۱۲ر
مسیح ہندوستان میں۔ ثبوت سفر مسیح بعد صلیب کشمیر کی طرف۔	اردو	۴ر
نجم الہدیٰ	اردو فارسی عربی انگریزی	۱۰ر

سالانہ جلسہ قادیان

تمام احمدی احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سالانہ جلسہ کی کارروائی ۲۵۔ دسمبر کو بعد از نماز جمعہ شروع ہوجائے گی اور ۲۹ دسمبر کی ظہر تک انشاء اللہ رہیگی احباب کو خطبہ جمعہ میں شامل ہونے کے لئے ۲۵ دسمبر کو یہاں پہنچ جانا چاہئیے ٭

مستورات کے لئے وعظ

مستورات کے لئے الگ انتظام کیا گیا ہے ان کیلئے ۲۷۔۲۸۔۲۹۔ دسمبر کو لیکچر ہونگے۔ عورتوں کو مستفیض ہونیکا عمدہ موقعہ ہے ٭

بٹالہ اسٹیشن پر آنے والے احباب کے اسباب کیلئے گڈوں اور سواری کے یکوں کا انتظام کرنے کیلئے بدستور سابق چند اصحاب وہاں موجود ہونگے۔ انکی معرفت اور ضروری امور کا بھی انتظام ہو سکیگا ٭

ڈاک کا انتظام

جو اصحاب جلسہ کے دنوں میں اپنی ڈاک قادیان میں منگوانا چاہیں وہ معرفت قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر تشحیذ الاذہان منگوا سکتے ہیں ٭

شائقین عسل مصفیٰ کو مژدہ ٭

کتاب عسل مصفیٰ حصہ دوم نہایت آب و تاب کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ ملنے کا پتہ۔ لاہور رنگ محل منڈی کوچہ سٹیشان خود مصنف سے اور قادیان میں سید احمد نور کابلی تاجر سے قیمت کتاب عسل مصفیٰ حصہ اول عہ ر بلا جلد۔ مجلد عہ ر

" " " " دوم عہ ر " " ہے

یہ وہ کتاب ہے کہ جس کیلئے تمام علماء کرام و بزرگان ملت خیر الانام نے

خوشنویس ... ناشر ابوالعطاء ... مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان ...